کاتبِ تقدیر
اللہ جل جلالہ
از اقصیٰ شکیل احمد
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کاتبِ تقدیر

از قلم

اقصیٰ شکیل احمد

www.novelsclubb.com

چلو حال میں کہیں گم ہو جاتے ہیں۔

رابیل یونیورسٹی سے واپسی پر آیت کے ساتھ شاپنگ پر گئی تھی اور بہت سے کپڑے خریدے تھے۔اب وہ کچھ مطمعن تھی۔اس نے آیت کو بھی بہت مشکل سے کچھ کپڑے خرید کر دیئے تھے۔وہ تو نہ نہ ہی کر رہی تھی مگر رابیل نے اس کی ایک نہ سنی تھی۔اسے ہاسٹل ڈراپ کر کے وہ گھر آئی اور فوراً کمرے میں پہنچ کر لباس تبدیل کرنے گئی۔فریش ہو کر نماز ادا کی اور کچن میں کچھ کھانے کی غرض سے آئی۔امی اس وقت عموماً تھوڑا وقت سوتی تھیں۔رابیل صرف بیکنگ کرتی تھی۔ اسے اور کچھ کھانے کا بنانا نہیں آتا تھا۔اگر کبھی وہ کچھ بنانے بیٹھ جاتی تو اس کے ہاتھوں میں یا تو چھری لگ جاتی تھی یا اس کا ہاتھ جل جاتا تھا اسی لیے امی اسے زیادہ کھانے پکانے والے کام نہیں کرنے دیتی تھیں۔وہ فریج میں دیکھنے لگی۔اسے فروٹس کے علاوہ کچھ پکا ہوا نظر نہ آیا۔اب وہ سوچ رہی تھی کہ وہ کیا کھائے۔۔۔

کیونکہ دودھ اور فروٹس تو اس کے حلق میں ہی اٹک جاتے تھے تبھی ظاہری طور پر اتنی کمزور نظر آتی تھی۔جب کچھ نہ سمجھ آیا تو وہ کمرے میں آئی اور اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتی باہر نکل گئی۔فاسٹ فوڈ تو رابیل کی پسندیدہ خوراک تھی۔

ایک ریستوران کے باہر گاڑی روکتی وہ اتری اور اندر چلی گئی۔رابیل کو اکیلے کھانے پینے اور گھومنے کی عادت تھی۔وہ سولو ٹرپس پسند کرتی تھی۔

ریستوران میں داخل ہوئی اور ایک خالی ٹیبل دیکھ کر وہاں بیٹھ گئی۔ویٹر اس کو مینیو پکڑا کر چلا گیا۔ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کیا آرڈر دے اتنے میں ہادی اور واجد اسے دکھائی دیئے جو اس کے سر پر ہی کھڑے تھے۔وہ ان کو دیکھ کر چونکی۔یہ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟

ایک تو زندگی نے جب کسی سے ملوانا ہوتا ہے۔تو اتفاق اتنے زیادہ ہونے لگتے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے یہ سب پری پلینڈ ہے۔(پری پلینڈ تو ہے ہی کاتب تقدیر کے

www.novelsclubb.com

ہاں.) بار بار، کہیں نہ کہیں ان لوگوں سے ٹکراؤ ہو جاتا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی جن لوگوں سے ہم بھاگتے ہیں۔

"آپ یہاں خیریت؟"رابیل ان سے مخاطب ہوئی۔وہ ہادی سے بھی نظر نہیں ملا رہی تھی پتا نہیں کیوں۔اسے عجیب سا کچھ ہونا شروع ہو جاتا تھا جب ہادی کو دیکھتی تھی۔اور یہ کل سے ہو رہا تھا۔

"ہم لوگ تو بس یہاں کھانا کھانے آئے تھے۔ہادی کے گھر ابھی کچھ بنا نہیں تھا۔تو ہم نے سوچا باہر سے کچھ کھاتے ہیں۔اس کا اپارٹمنٹ وہ سامنے والی بلڈنگ میں ہے۔"واجد اسے بتا رہا تھا جبکہ ہادی نے ایک نظر اسے دیکھا پھر فون میں مصروف ہو گیا تھا۔

"اوہ۔۔اچھا۔۔۔آئیں بیٹھ جائیں مل کر کھانا کھا لیتے ہیں۔۔۔"رابیل نے انہیں سامنے والی دو کرسیوں کی جانب اشارہ کیا تو وہ دونوں بیٹھ گئے۔ہادی ابھی بھی اپنے فون میں مصروف تھا۔رابیل تھوڑا پر سکون ہوئی۔

"کیا کھائیں گی آپ؟" واجد نے رابیل سے پوچھا تو اس نے بغیر کچھ سوچے سمجھے زنگر برگر اور کولڈ ڈرنک کا آرڈر دیا۔ جبکہ واجد اور ہادی نے مٹن کڑاہی منگوائی تھی وہ بھی تین کلو۔ رابیل نے ان کا آرڈر سنا اور ایک کچھ لمحے تو منہ بند کرنا بھول گئی۔ پھر سنبھل کر بولی۔

"آپ لوگوں نے کسی مہمان کو بھی بلایا ہے؟۔۔۔وہ میں اس لیے پوچھ رہی تھی کہ اگر کسی نے آنا ہے تو میں دوسرے ٹیبل پر بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔" وہ کہتی ہوئی اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔

"ارے نہیں نہیں۔۔۔ہم نے کسی کو نہیں بلایا۔ یہ آرڈر ہم دونوں کے لیے ہی ہے آپ بیٹھ جائیں۔" وہ اسے سمجھانے لگا۔ ہادی اس کی یہ حرکت نوٹ کر چکا تھا۔ وہ منہ جھکا کر بمشکل اپنی مسکراہٹ کو قابو کر پایا۔

"آپ یہ فاسٹ فوڈ کھاتی ہیں نا اسی لیے کمزور ہیں۔ ہمیں دیکھیں ہم دیسی کھانے کھاتے ہیں اسی لیے ہٹے کٹے ہیں۔" واجد رابیل کے فاسٹ فوڈ کے آرڈر کو دیکھتا ہوا بولا۔

"کمزور تو نہیں ہوں میں۔ یہ آپ لوگوں سے زیادہ کون جانتا ہوگا۔" وہ ہادی کی طرف دیکھتی شرارتی مسکراہٹ اچھالتی ہوئی بولی تھی۔ لیکن ہادی کی نظر اٹھنے کی دیر تھی وہ گڑ بڑا کر اپنا برگر کھانے میں مصروف ہو گئی۔ ہادی کو ایک بار پھر ہنسی آئی تھی اس کی حرکت پر۔ پاگل ہے کیا یہ لڑکی؟ وہ بس سوچ ہی سکا تھا۔

ابھی وہ کھا ہی رہی تھی جب ہادی پہلی بار اس سے مخاطب ہوا۔

"کلائیاں ٹھیک ہیں اب آپ کی؟" وہ اس کی کلائیوں پر موجود ہلکے سرخ نشان دیکھتا ہوا بولا تھا۔ یقیناً اب وہ بہتر تھیں مگر اس نے پھر بھی پوچھ لیا تھا۔

"ہ۔۔ہاں۔۔۔اب ٹھیک ہیں۔" وہ چونکی پھر بمشکل بولی۔ ایک تو پتا نہیں کیا تھا اس شخص میں جو رابیل کی بولتی بند ہو جاتی تھی۔ اگر وہ بولتی بھی تو وہ اسے لاجواب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر دیا کرتا تھا۔پہلا شخص تھا جس کے آگے رابیل چپ ہوئی تھی۔ عجیب۔۔۔
رابیل بس سوچ کر رہ گئی۔

اتنے میں ان دونوں کا کھانا بھی آ گیا اور وہ کھانے میں مصروف ہو گئے۔رابیل کا برگر ابھی آدھا ہی ختم ہوا تھا جبکہ وہ آدھے سے زیادہ کڑاھی ختم بھی کر چکے تھے۔ رابیل تو ان کو دیکھ کر رہ گئی تھی۔وہ بمشکل آدھے سے تھوڑا زیادہ برگر ختم کر پائی تھی کہ اس کی بس ہو گئی تھی۔کولڈرنک کے گھونٹ بھر کر اس نے گہرا سانس لیا۔ وہ دونوں اس وقت پوری کڑاہی سفاچٹ کر چکے تھے۔رابیل پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے ایک برگر بھی ختم نہیں ہوا؟" واجد حیرانگی سے پوچھ رہا تھا۔

"و۔۔۔وہ۔۔بس میرا پیٹ بھر گیا ہے۔۔۔" رابیل نے کرسی سے ٹیک لگاتے جواب دیا۔اس وقت وہ سنہرے رنگ کی شلوار قمیض میں دوپٹہ دونوں کندھوں پر

پھیلائے موجود تھی۔میک اپ سے پاک چہرہ۔وہ اکتائی ہوئی لگ رہی تھی جیسے بہت زیادہ کھالیا ہو۔

"پھر یہ ضائع کر دیں گی کیا؟"واجد نے اس کے بر گر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"وہ۔۔۔وہ کسی کو دے دوں گی راستے میں۔۔۔"اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو جو منہ میں آیا بول گئی۔رابیل کھانا بہت ضائع کرتی تھی۔

"کسی کو جوٹھا نہیں دینا چاہیئے۔آپ سے نہیں کھایا جارہا ناں یہ ہادی کھالے گا۔ چل پکڑ ہادی ختم کر تیری امی نے سکھایا ہے ناں رزق ضائع نہیں ہونے دیتے۔"

وہ اس کے کندھے پر تھپکی دیتا ہوا بولا۔پہلے تو ہادی حیران ہوا۔وہ کسی کا جوٹھا نہیں کھاتا تھا۔واجد ہمیشہ اسے امی کی باتوں میں پھنساتا تھا۔جو وہ ان کو اکثر ایسے ہی موقعوں پر سناتا تھا۔آج وہ اسے ہی بھاری پڑ رہی تھی۔اس نے ایک تیز نظر واجد پر ڈالی اور رابیل کا بر گر اس کے سامنے سے اٹھا کر ایک منٹ کے اندر اندر ختم کیا۔

رابیل تو کچھ کہہ بھی نہ سکی۔وہ بس سن سی اسے دیکھ کر رہ گئی جو کہ اتنا سب کھانے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے بعد بر گر بھی کھا گیا تھا۔رابیل نے ان کو دیکھ کر اپنا خشک حلق تر کیا۔حالانکہ ابھی اس نے کولڈرنک پی تھی۔

"چلیں میں چلتی ہوں اب۔"وہ ان کو بولتی اپنی چیزیں سمیٹ کر اٹھنے لگی۔

"چلیں اب اسی بہانے آپ کو ہادی کی بلڈنگ کا بھی پتا چل گیا۔انشاءاللہ اتوار کو ملاقات ہوگی۔آپ آیئے گا ضرور۔میری بہن کو میں نے آپ کے بارے میں بتایا تھا وہ سپیشل آپ سے ملنے آرہی ہے۔"واجد اسے بولتا ہوا الوداعی کلمات کہہ رہا تھا۔جبکہ وہ بمشکل مسکراتی اثبات میں سر ہلا کر باہر آکر گاڑی میں بیٹھتی فوراً گاڑی وہاں سے نکال کر لے گئی۔اس کا ارادہ بلکل نہیں تھا ہادی کے گھر دعوت پر جانے کا۔وہ اب ان سے سوفٹ دور رہنا چاہتی تھی۔

سورج کی روشنی ہر سو اجالا کیے ہوئے تھی۔ویران علاقہ،کھنڈر نما بنے ہوئے گھر اوران گھروں میں سے ایک گھر سے آتی ایک شخص کی چیخیں۔

سورج کی روشنی کے باوجود گھروں کے اندر کمرے اتنے تاریک تھے کہ محسوس ہوتا یہ جگہ آسیب زدہ ہے۔

خوف کے زیر اثر وہ چلا رہا تھا۔آنکھوں کو بار بار کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے کی بہت کوشش کے باوجود وہ ناکام رہا تھا۔رسیوں سے ہاتھ اور پاؤں کرسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔آنکھیں رونے کے باعث کھل نہیں پارہی تھیں۔اس شخص نے اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا سپرے کیا تھا جس سے وہ اپنے آنسوؤں پر قابو پانے میں ناکام ہو رہا تھا۔

"کھولو مجھے سنا تم نے۔۔۔مجھے کھولو!ابھی کے ابھی۔۔۔" جتنی قوت سے وہ دھاڑ سکتا تھا وہ دھاڑا تھا۔اس کے ہاتھوں،پاؤں میں تکلیف ہو رہی تھی۔آنکھیں جلن کے باعث کھلے کا نام بھی نہیں لے رہی تھیں۔

"رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا۔" وہ پرسکون سا وہیں سے بولا تھا۔ وہ دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ چہرہ سپاٹ تھا۔ نہ دکھ کا تاثر نہ ہی خوشی۔ جیسے کوئی جزبہ، کوئی احساس اس شخص میں باقی نہ رہا ہو۔

"کھول مجھے سنائی نہیں دیا۔۔۔" وہ پھر اسی طرح دھاڑا۔

"تیرے کس بل میں نکالتا ہوں۔ ویسے بھی اب تیری فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے۔ اب کبھی ملاقات نہیں ہو گی۔ امید کرتا ہوں میری یہ پہلی اور آخری ملاقات تمہیں اوپر بہت یاد آئے گی۔ چلو کلمہ پڑھو شاباش۔۔۔" وہ کہتا ہوا اس کی کرسی کے گرد چکر کاٹنے لگا۔

"میں بول رہا ہوں مجھے کھول سمجھ نہیں آتی کیا۔ کھول مجھے کلمہ میں نہیں توپڑھے گا۔" پھر سے وہی بپھرا ہوا روپ۔ مگر سامنے والے کو اس کی کسی بات سے کچھ فرق نہیں پڑا تھا۔

"تجھ جیسے کو کلمہ ویسے بھی نصیب نہیں ہونا تھا۔میں ہی پاگل تھا جو تجھے کلمہ پڑھنے کا موقع دے رہا تھا۔خیر یا قسمت یا نصیب۔۔۔۔"کہتے ہی وہ اس کی گردن کو جھٹکا دیتا اس کی گردن توڑ گیا تھا۔ساتھ ہی وہ مغرور آواز دم توڑ گئی تھی۔وہ زبان جو کچھ دیر پہلے موت کے اتنے قریب ہونے کے باوجود کسی کا خوف نہ کھا کر ایسے ہی چل رہی تھی جیسے کبھی موت نہ آنی ہو۔

وہ اس کھنڈر سے باہر نکلا،آسمان کی طرف دیکھا اور ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا۔وہ سر جھکا گیا۔تھوڑا سا آگے بڑھ کر گردن جھکائے ہی ایک لائٹر جیب سے نکالا اور پیچھے کی جانب اچھال دیا اور ویسے ہی آہستہ آہستہ قدم آگے کو اٹھانے لگا۔

پیچھے ایک دھماکا ہوا تھا۔کھنڈر نما گھر آگ کی لپیٹ میں آگیا تھا۔دھوان اور آگ اس کے ارد گرد بھی تھی مگر وہ اسی طرح پر سکون سا چلتا رہا۔آگ اس کے قریب نہیں تھی وہ بہت دور تھی مگر اندر کی آگ کا کیا؟اب بس دھواں ہی آس پاس رہ گیا تھا۔وہ بہت آگے نکل آیا تھا۔کچھ منٹ مزید چلنے کے بعد بالآخر اسے اس کی گاڑی

نظر آئی۔ وہ گاڑی میں بیٹھا اور آنگیشن میں چابی گھمائی ہی تھی کہ اس کا سر چکرایا۔ وہ اپنا سر تھامتا ہوا ایسے ہی کچھ منٹ بیٹھا رہا۔ پھر بیک ویو مرر میں اپنا عکس دیکھا تو خون کی ایک لکیر ناک سے بہہ رہی تھی۔ ٹشو باکس سے ٹشو نکالا، ناک سے نکلتا خون صاف کیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔ پتا نہیں اور کتنی مہلت رہ گئی تھی اس کے پاس۔

واجد اور ہادی ریسٹورنٹ سے باہر آئے۔ واجد چلتا ہوا اس کی بلڈنگ تک اس کے ساتھ آیا تھا۔ دھوپ ان دونوں کے چہروں کو مزید روشن اور پرکشش بنا رہی تھی۔ واجد جیسے ہی اس کی اپارٹمنٹ بلڈنگ کی پارکنگ میں داخل ہوا جہاں اس کی کار پارک تھی۔ وہیں اس کی نظر ہادی کی بائیک پر پڑی۔ بائیک ایک دم چمک رہی

تھی۔ جیسے اس کو ہر طرح کی مٹی سے الرجی ہو۔ تبھی انہوں نے ہادی کی بائیک پر کبھی بھی ہلکی سی دھول بھی نہیں دیکھی تھی۔

"تیری بائیک تو فل چمک رہی ہے۔اپنی لیلہ بنا کے رکھا ہوا ہے تو نے اس کو۔" واجد اپنی گاڑی کے پاس کھڑا اس کی بائیک پر نظر ڈالتے مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

"جو بھی کہو۔۔۔ جس چیز سے محبت ہو اسے پلکوں پر بٹھانا پڑتا ہے۔اور پھر یہ تو ہے بھی بائیک۔ہادی کی طرح ہادی کی پر کشش بائیک۔" ہادی نے بھی اپنی بائیک پر نظر دوڑائی تھی۔ بائیک کا رنگ زیادہ سفید جبکہ کچھ جگہوں سے کالا تھا۔جو بھی ایک بار اس بائیک کو دیکھتا کچھ لمحے تو ٹھہر کر آنکھوں ہی آنکھوں میں سراہتا تھا کیونکہ اس کا ڈیزائن تھا ہی اتنا پر کشش۔۔۔ بلکل ہادی کی طرح۔۔۔

اس کے بعد ان دونوں کے درمیان کچھ لمحے باتوں کا سلسلہ چلا۔پھر واجد اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا اور ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

www.novelsclubb.com

رابیل ڈرائیو کر رہی تھی۔آس پاس بہت سی گاڑیاں دوڑتی ہوئی جا رہی تھیں۔وہ ڈرائیو کرتے کرتے ماضی میں جا چکی تھی۔اسد اس کے سامنے کھڑا تھا۔یہ وہی سفید کمرہ تھا جسے اس نے بہت شوق سے سجایا تھا۔وہ اسے اپنی رپورٹس دکھا رہی تھی۔رابیل بہت خوش تھی۔

اسد جیسے جیسے رپورٹس کو پڑھ رہا تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔رابیل کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔

"رابیل۔۔۔تم نہیں جانتی کہ تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔" وہ اسے اپنے برابر کھڑا کرتا اپنے گلے سے لگا گیا تھا۔رابیل کی آنکھوں سے آنسو مزید بہنے لگے تھے۔

"میں اب مکمل ہو جاؤں گی اسد۔" رابیل اپنے جذبات کا کھل کر اظہار بھی نہیں کر پا رہی تھی۔ یہ خوشی اس کی سوچ سے بڑی تھی۔ یہ احساس دنیا کا سب سے انمول احساس تھا۔ وہ خود کو مکمل محسوس کر رہی تھی۔

"تم نے مجھے مکمل کیا ہے رابیل۔" وہ اس کے سر پر اپنے لب رکھتا گویا ہوا۔ رابیل نے بھی اس کے گرد اپنی باہوں کا حسار بنایا تھا اور اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی تھی۔

اچانک مناظر بدلے رابیل اس وقت میں پہنچی جب وہ چیخ رہی تھی۔ بھیک مانگ رہی تھی۔ لیکن اس کی چیخ و پکار کوئی سننے کو نہیں آیا تھا۔ اور اس کے بعد جس اذیت سے رابیل اس رات گزری تھی۔ اس نے رابیل کو بدل دیا تھا۔ اپنی چیخیں اب بھی وہ اپنے کانوں میں گونجتی محسوس کر رہی تھی۔

یک دم اس کی گاڑی کسی چیز سے ٹکرائی اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی تھی۔ تمام مناظر، تمام آوازیں دم طور گئی تھیں۔

سمی یونیورسٹی سے گھر آیا تو اپنی ماں کی تیاری دیکھ کر اس کا دماغ گھوما تھا۔

" کبھی یہ سوچا ہے کہ ایک بیٹا بھی پیدا کر کے چھوڑا ہوا ہے آپ نے؟ یا اپنی عیاشیوں میں سب کچھ فراموش کیے بیٹی ہیں آپ؟" وہ اونچی آواز میں بولتا ان کے سر پر آن پہنچا تھا۔

"آواز نیچی رکھو اپنی۔ پتا ہے مجھے تم میرے بیٹے ہو۔ تبھی یہ ساری آسائشیں فراہم کی ہیں تمہیں۔ کس چیز کی کمی ہے تمہیں؟ جو منہ سے نکالتے ہو فوراً مل جاتا ہے۔ گاڑی ہے پیسا ہے سب کچھ ہے جو مرضی کرو جیسے مرضی زندگی گزارو۔۔۔"

صوبیہ بیگم بول رہی تھیں اور شاہمیر کا پارا چڑھتا جا رہا تھا۔

"جیسے مرضی زندگی گزاروں؟ نشا کروں، کسی سڑک پر مرا ہوا ملوں تو کیسا لگے گا آپ کو؟" وہ بولا تو صوبیہ کا دماغ گھوما تھا۔

"کیسی فضول باتیں کر رہے ہو۔ یہ سب تمہارے لیے ہی تو کر رہے ہیں ہم۔ تم ہی تو ہو ہمارے لیے سب کچھ۔ تم نہیں ہو گے تو یہ سب بیکار ہے ہمارے لیے۔" صوبیہ اس کے ایک گال کو پیار سے چھو کر بولی تھی۔

"تو وقت رہتے قدر کر لیں اکثر وقت بہت کچھ چھین لیا کرتا ہے۔" وہ ان کا ہاتھ جھٹکتا اندر کو بڑھ گیا تھا۔ جبکہ صوبیہ اپنا سر نفی میں ہلاتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔ سمی نے مڑ کر انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔

کتنے بے مول ہوتے ہیں بن مانگے عطا کردہ حاصل رشتے۔ قدر تو ہمیشہ لاحاصل کی ہی ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

آنکھ کھلی تو رابیل ہسپتال کے کمرے میں پڑی تھی۔ سمجھ نہ آیا وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔اس کے پاس اس کی ماں بیٹھی تھی۔

"امی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ نہیں۔۔۔میں یہاں کیا کر رہی ہوں؟" رابیل اٹھنا چاہ رہی تھی کہ اس کے سر میں ٹیس اٹھی تھی۔وہ اپنا سر تھامتے ہوئے واپس لیٹ گئی۔

"رابیل تم کیوں اپنی جان کی دشمن بنی ہوئی ہو؟ تمہیں میرا خیال نہیں آتا کہ تمہاری ماں بھی ہے۔اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا؟" وہ آنسو بہاتی ہوئی بولی رہی تھیں۔جب کہ رابیل اپنا درد بھول کے اپنی ماں کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

"آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں یہ سب جان بوجھ کے کر رہی ہوں؟امی مجھے بھی آپ کی پرواہ ہے۔آپ بھی تو ایک ماں ہیں آپ تو میرا دکھ سمجھ ہی سکتی ہیں۔میں جتنی کوشش کرتی ہوں سب بھول جانے کی اتنا وہ سب میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔آپ کی تو بیٹی آپ کے پاس ہے میرا سوچیں۔۔۔میرے پاس کیا ہے امی؟" وہ ان کو چپ کرواتے ہوئے بول رہی تھی۔جبکہ اس کے خود کے اندر کیا ٹوٹ پھوٹ چل رہی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی۔

"رابیل تم شادی کر لو بیٹا۔۔پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا۔" وہ ایک بار پھر وہی بات بول رہی تھیں جس سے وہ ہمیشہ اپنی جان چھڑاتی تھی۔

"امی اب بھی آپ یہ کہہ رہی ہیں؟اتنا سب ہونے کے بعد بھی؟میں کبھی heal نہیں ہو پاؤں گی۔" وہ اب کے سیدھا لیٹتی آنکھیں چھت پر ٹکائے بولی تھی۔

"ہر زخم مرحم لگانے سے ٹھیک ہوتا ہے۔ مرحم ملے گا تو تمہارا زخم بھی بھر جائے گا۔" وہ بھی اسی کی ماں تھیں۔

"امی میں یہاں کیسے پہنچی اور آپ کو کس نے بتایا؟" وہ ان کی بات کو نظرانداز کرتی ان سے سوال کرنے لگی۔

"کوئی بہت ہی بھلا لڑکا تھا۔ بروقت تمہیں ہسپتال پہنچایا اور خون بھی دیا۔ تمہارا بہت خون بہہ گیا تھا۔ لیکن میرے آنے سے پہلے ہی وہ جاچکا تھا۔ نام بھی پوچھا تھا میں نے پر انہوں نے کہا کوئی تاج نامی۔۔۔شاید یہی نام تھا۔" وہ یاد کرتے ہوئے بتا رہی تھیں۔ اور رابیل سوچ میں پڑی ہوئی تھی کہ اب یہ تاج کون ہے۔ پھر یہ سوچ کر سر جھٹک دیا کہ ہوگا کوئی راہ چلتا جس نے مدد کردی۔

اب وہ اپنی ماں کے ساتھ دوسرے موضوع کو چھیڑ چکی تھی۔ اور ان کا دھیان ہٹانے میں کامیاب ہوگئی تھی۔

وہ اب پر سکون تھا۔ خواب کہیں پیچھے چھوٹ گیا تھا۔ اب وہ خوش رہنے لگا تھا۔
وقت گزر رہا تھا۔ گزرتا تو پہلے بھی تھا مگر اب اچھا گزرنے لگا تھا۔

وہ صوفہ پر پر سکون بیٹھا تھا جب اسے کیتھرین کی کال آئی اور اس کی بات سن کر تو اس کا دماغ ہی گھوم گیا تھا۔ وہ سب کچھ چھوڑتا اپنے فلیٹ سے بھاگا تھا۔ جو خوشی اسے کچھ دیر پہلے محسوس ہو رہی تھی اس کی جگہ اب خوف نے لے لی تھی۔ اس کو ہمیشہ دیر کیوں ہو جاتی تھی؟ کیوں ہمیشہ وہ دیر کر دیتا تھا۔

اسے کیتھرین اس وقت دنیا کی سب سے سست اور کاہل امپلائی محسوس ہوئی تھی۔ وہی امپلائی جو اس کیلیئے سب سے زیادہ قابل اعتبار تھی اور ہر کام وقت سے پہلے کر کے دیتی تھی۔ یہاں وہ کیسے پیچھے رہ گئی تھی۔ اسکا دل تو پہلے کیتھرین کا قتل کرنے کا کر رہا تھا مگر دوسری جگہ پہنچنا زیادہ ضروری تھا۔

وہ بس بھاگ رہا تھا۔ اپنی گاڑی کو دوڑاتے ہوئے وہ سب کو فراموش کرتا اندھا دھن ریش ڈرائیونگ کرتا مقررہ جگہ پہنچا تھا۔ مگر آگے کا منظر دیکھ کر وہ وہیں سے

واپس پلٹ آیا تھا۔زندگی کبھی ایک پل کو بہت حسین لگتی ہے تو دوسرے ہی لمحے زندگی سے زیادہ دردناک کچھ محسوس ہی نہیں ہوتا۔کیا وہ اپنی اصل محبت ہار گیا تھا؟ یا کاتب نے کچھ اور ہی لکھا تھا؟ یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔

واجد گھر میں داخل ہوا تو سامنے ہی سیلینہ کھڑی نظر آئی تھی۔وہ تھوڑا آگے بڑھا تو وہ دوڑتی ہوئی اس تک آئی تھی۔

"بھائی مجھے پلیز مارکیٹ لے چلیں۔مجھے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔" وہ بولی تو واجد نے ایک گہرا سانس خارج کیا تھا۔

"چلو چلتے ہیں۔امی سے پوچھ لینا تھا انہیں کچھ چاہیئے تو نہیں؟"

"نہیں امی نے کچھ نہیں منگوانا میں ان سے پہلے ہی پوچھ کے آئی ہوں آپ بس مجھے لے کر چلیں۔" وہ کہتی ہوئی اس کے ساتھ ہی گاڑی تک آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

واجد کو شاپنگ سے سخت جھنجھلاہٹ محسوس ہوتی تھی۔ مگر سیلینہ اس کی اکلوتی بہن تھی۔ ایک نہ ایک دن سیلینہ نے بھی اپنے گھر رخصت ہو جانا تھا۔ بہن کسی کو عزیز ہو نہ ہو اسے اپنی بہن بہت عزیز تھی۔ اس نے اپنی بہن کے پیچھے بچپن میں بھی بہت مار کھائی تھی۔ وہ ایک لفظ منہ سے نکالتی تھی اور واجد اس کیلئے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتا تھا۔ بہنوں کو رلانا نہیں چاہیئے۔ آپ نہیں جانتے کہ بعد میں ان کی قسمت میں کیا لکھا ہے۔ تو جب تک آپ کی بہنیں آپ کے قریب ہیں انہیں اتنی محبت دیں اور تحفظ فراہم کریں کہ وہ کسی پر بھی بھروسہ کرنے سے پہلے آپ کے پاس اپنی بات لے کر آئیں۔ آپ کے ساتھ اپنا سکھ دکھ شیئر کرے۔

www.novelsclubb.com

جب لڑکیوں کو گھر کے مردوں سے پیار اور تحفظ نہیں ملتا تو وہ باہر کے لوگوں میں یہ چیزیں تلاش کرنے لگ جاتی ہیں۔ جب گھر کے مرد ہی ٹھیک نہ ہوں تو وہ اپنی بہن بیٹیوں سے کس طرح یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ وہ کیسے بھٹک گئیں؟ جب وہ ان کو تحفظ فراہم ہی نہ کر سکے تو وہ کیسے ان سے سوال کر سکتے ہیں؟

واجد کیلئے اس کی بہن ہی اس کی کل کائنات تھی۔اور سیلینہ بھی واجد سے ہر بات شیئر کرتی تھی۔

رابیل بہت بور ہو رہی تھی۔وہ بلکل ٹھیک تھی مگر اسے ابھی ڈسچارج ملنے میں کچھ وقت باقی تھا۔آٹھ بج رہے تھے۔

ایک دم ہی کوئی دروازہ توڑنے کے انداز میں کھولتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔

"آیت اگر یہ ٹوٹا تو اس کے پیسے تم ہی بھرو گی۔" رابیل دروازے کی طرف اشارہ کرتی گویا ہوئی تھی۔کیونکہ وہ آیت کے آنسو دیکھ چکی تھی۔اور وہ نہیں چاہتی تھی اس کی پانی کی ٹنکی یہاں بہے۔

"میں تمہاری طرح امیر نہیں کہ دو چار دروازوں کے پیسے بھر بھی دوں تو میری دولت میں ذرا برابر کمی نہ آئے۔اور میں یہاں تمہاری عیادت کرنے آئی ہوں اور تم پیسے لیکر بیٹھ گئی ہو۔" وہ ناراضگی سے بولتی اسکے گلے لگ گئی تھی۔رونے کا شغل ہمیشہ کی طرح جاری تھا۔

"ارے بھئی توڑ دو بھر دوں گی میں پیسے مگر یہ رونڈی بوتھی بنانا بند کرو۔اور میں کون سا بیمار ہوں جو عیادت کر رہی ہو تم میری بلکل ٹھیک ہوں میں۔" رابیل اسے خود سے الگ کرتی اس کے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی۔

"ہاں تم پتا نہیں کیا چیز ہو مصیبتوں کو دعوت دے کر، ایڈوینچر کر کے کہتی ہو میں ٹھیک ہوں۔" آیت اسے گھور کر بولی۔

"اب کیا کروں رابیل ہونا اتنا آسان تھوڑی نہ ہے. رابیل اور اس کے Struggles ۔۔۔" وہ کندھے آچکاتی معصوم شکل بنا کر بولی تو آیت نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

"تمہیں کچھ کہنا بیکار ہے۔ہو ہی ڈھیٹ۔۔۔"

"کوئی شک ؟"رابیل بھی دو بدو بولی تو دونوں مسکرادیں۔

یونیورسٹی معمول کے مطابق طالبات سے بھری پری تھی۔ہر کوئی اپنے میں مصروف تھا کہ وہ گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔

ہیزل کلر کی شلوار قمیص پہنے شانوں پر دوپٹہ اچھے سے ڈالے، بالوں کی پونی بنائے وہ چلتی آرہی تھی۔آنکھیں دھوپ پڑنے کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔وہ تھوڑا آگے بڑھی تھی کہ ایک لڑکا اس کے پاس آکر رکا۔

"کیسی ہیں آپ؟"وہ اس کے سامنے آتا اس کا راستہ روکتا پوچھنے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جیسی بھی ہوں آپ سے مطلب؟" وہ ایک آبرو اٹھاتی طنزیہ پوچھتی آگے بڑھنے لگی تھی جب وہ دوبارہ سامنے آیا۔

"میں ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔آپ نئ لگ رہی تھیں۔اس لیے سوچا آپ سے پوچھ لوں کسی طرح کی مدد کی ضرورت تو نہیں؟" وہ اسی طرح ڈھیٹ بنا اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"کیا آپ نے ہر نئے سٹوڈنٹ کی مدد کرنے کا ٹھیکا لیا ہوا ہے؟ اور اگر مجھے کسی چیز کی ضرورت ہو گی میں خود ارینج کرونگی میرے باپ بننے کی ضرورت نہیں۔

بھکاریوں سے بھیک مانگنے کی عادت نہیں مجھے۔" وہ اسے دو انگلیوں سے سائیڈ ہٹنے کا بولتی آگے بڑھ گئی تھی۔ مگر وہ پتا نہیں کون سی ڈھیٹ مٹی کا بنا تھا کہ ایک بار پھر اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

"ٹھیکا تو نہیں لیا ہوا لیکن انسان کو مدد کر دینی چاہیئے۔"

"لگتا ہے تم اس طرح نہیں مانو گے۔اب تمہیں بھی کسی کی مدد کی ضرورت پڑے گی۔" وہ بولتی ہوئی اس کی طرف مڑی اور اپنا گھٹنا اس کے پیٹ میں مارا۔ جیسے ہی وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتا نیچے کو جھکا رابیل نے ایک مکا اس کی کمر میں جھڑتے اپنی کہنی سے وار کیا اور بس پھر کیا ہونا تھا۔ وہ لڑکا وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔اور اپنا پیٹ اور پیٹھ سہلانے لگا۔

رابیل کے سر میں شدید ٹیس اٹھی تھی۔ ناقابلِ برداشت سا درد۔ وہ اپنا سر تھامتے ہوئے کوئی سہارا ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی جسے تھام کر وہ خود کو گرنے سے بچا سکے۔ وہ نیچے گرنے ہی والی تھی کہ کسی نے اسے بازو سے تھام کر سہارا دیا تھا۔ رابیل کا سر ابھی بھی بھاری تھا وہ کسی کو نہیں دیکھ پا رہی تھی۔ بس اپنے سر کو تھامتے ہوئے وہ اسی سہارے کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئی تھی۔ جیسے ہی وہ بیٹھی تھی ایک پانی کی بوتل اس کے سامنے کی گئی جسے اس نے تھام کر پینا شروع کیا۔ حواس کچھ بحال ہوئے تھے۔اس نے ساتھ بیٹھے شخص کی طرف رخ کیا تا کہ دیکھ سکے کہ کون ہے۔

www.novelsclubb.com

ساتھ ہی ہادی بیٹھا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں بوتل کا ڈھکن تھا۔ایک ہاتھ اس نے رابیل کے سر کے پیچھے رکھا ہوا تھا تاکہ وہ چکرانے کی وجہ سے پیچھے نہ گر جائے۔

کچھ لمحے دونوں کی آنکھیں ملی تھیں۔رابیل نے آج انجانے میں ہی ان آنکھوں کو غور سے دیکھا تھا۔اسے ان آنکھوں میں کچھ دکھائی دیا تھا۔یہ رنگ۔۔۔کیا یہ ان آنکھوں کا اصل رنگ تھا؟اور ان آنکھوں میں اور بھی کوئی احساس تھا۔۔۔کچھ تھا۔غیر ارادی طور پر وہ ان آنکھوں کو کئی لمحے دیکھے گئی۔ہادی نے اپنی آنکھیں جھکا لیں تو وہ اس سحر سے باہر نکلی۔رابیل کو کچھ عجیب لگا تھا۔کچھ جانا پہچانا،کچھ الگ ،کچھ سوچ سے پرے۔رابیل نے کچھ لمحے کیلئے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔جیسے ہی یہ کچھ لمحے گزرے اس نے دوبارہ اس کے چہرے کو دیکھا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"ہادی نے سوال کیا تو وہ اپنی نظریں اس کے چہرے سے ہٹاتی سامنے دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی۔

"یہ چوٹ کیسے لگی ہے آپ کو؟ کل دوپہر تک تو بلکل ٹھیک تھیں۔" ایک اور سوال پوچھا گیا جس پر رابیل نے چہرہ دوبارہ اس کی طرف موڑا تھا۔

"واپسی پر ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔" وہ کیوں اسے وضاحت دے گئی تھی یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی حالانکہ وہ اس شخص سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس سے دور رہنا چاہتی تھی۔

"تو آپ کو ریسٹ کرنا چاہیئے تھا۔ آج یونیورسٹی نہیں آنا چاہیئے تھا۔" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ رابیل کبھی اس کی طرف دیکھتی تو کبھی سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیتی۔

"مجھے ان چوٹوں سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ رابیل بہت strong ہے۔ یہ معمولی زخم مجھے محسوس نہیں ہوتے نہ میں محسوس کرنا چاہتی ہوں۔" وہ کہتے ہوئے کھڑی ہونے لگی تھی۔ ہادی نے اس کو بازو سے تھامتے ہوئے کھڑا کیا تھا۔ پھر اس کا بازو چھوڑ دیا۔

"مضبوط ہونا ایک الگ چیز ہے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کو کسی زخم کی تکلیف ہی محسوس نہ ہو۔ مضبوط بنیں لیکن خود سے بھاگیں مت۔ان سے ڈٹ کر لڑیں۔اپنے زخموں پر خود مرحم لگانا سیکھیں ان زخموں کو زندگی نہ بنائیں کہ وہ بار بار اپنے نشانوں کی وجہ سے آپ کی اذیت کا باعث بنیں۔" وہ بول رہا تھا اور وہ سن رہی تھی۔وہ سنتی کس کی تھی؟ کسی کی بھی نہیں۔اپنی ماں کی بھی نہیں۔ عجیب تھا یہ سب بھی۔

رابیل ابھی جواب دیتی کہ واجد، سمی اور تلال چلتے ہوئے سامنے سے آتے دکھائی دیئے۔

www.novelsclubb.com

اس کے سر پر پٹی بندھی دیکھ کر سمی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"تمہیں چوٹ کیسے لگی ہے؟" سمی پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔ جبکہ رابیل نے گہرا سانس بھر کر ایک نظر ہادی کو دیکھا پھر سمی کو اپنے ایکسیڈنٹ کے بارے بتانے لگی۔

"تو تم ادھر کیا کر رہی ہو فوراً اپنے گھر پہنچو۔ بلکہ نہیں ہم میں سے کوئی تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دیتا ہے۔ اور راستے میں تم نے کسی کو اڑایا ہو۔" سمی فکر مندی سے بولا تھا۔

"نہیں بس ایک لیکچر ہے میرا وہ لیکر میں چلی جاؤں گی۔ آپ لوگوں نے آیت کو دیکھا ہے کہیں؟" وہ اس کی فکر مندی محسوس کرتی جواب دے کر آیت کا پوچھنے لگی۔

"وہ تو پھرتی ہی رہتی ہے یونیورسٹی آکر۔ ابھی کینٹین میں بیٹھی ہے بھوکر۔ آؤ ہمارے ساتھ ہم بھی کینٹین ہی جارہے ہیں۔" سمی نے جواب دیا اور اسے سامنے چلنے کا اشارہ کیا۔ واجد اور تلال سارا وقت خاموش رہے مگر وہ تلال کی آنکھوں کی تپش وہ اپنے چہرے پر محسوس کر چکی تھی۔

وہ ان کے ساتھ آگے چلتی چلتی کینٹین تک آئی جہاں اسے آیت نظر آ گئ تھی۔

آیت اس کو دیکھتی دور کر اس تک آئی اور زور سے اسے گلے لگا گئی تھی۔

"دھیان سے لڑکی اندھی ہو کیا؟ نظر نہیں آ رہا تمہاری دوست کو چوٹ لگی ہے۔ اور اس کا کوئی انجر پنجر ڈھیلا ہوا ناں تو تمہاری خیر نہیں ہے۔" سمی اسے آنکھیں دکھاتا ہوا بولا تو وہ شرمندہ ہوتی پیچھے ہٹی تھی۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں یہ تو بس ایویں ڈاکٹر نے باندھ دی ہے کل اتروا دوں گی۔" رابیل بولتی ہوئی آیت کے ساتھ کلاس کیلیئے نکل گئی۔ مگر جاتے ہوئے وہ ہادی کو ایک چور نظر دیکھنا نہ بھولی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ کلاس میں آیت کے ساتھ پیچھے بیٹھی تھی۔ آیت لیکچر پر دھیان دیئے غور سے سن رہی تھی جب اس کی نظر رابیل پر پڑی۔ رابیل اپنے موبائل میں کچھ کر رہی تھی۔ آیت نے غور سے دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ کلاس میں

بیٹھی اپنے لیے نئی گاڑی خرید رہی تھی۔آیت کبھی منہ کھولے رابیل کے فون کو دیکھتی کبھی رابیل کو۔

"مجھے نہیں پتا تھا میں اتنی غریب ہوں۔"آیت نے صدمے کی کیفیت میں بولا تو رابیل نے اس کی طرف دیکھا پھر اس کا اشارہ سمجھتے بے اختیار مسکرا دی۔

"تم کہو تو ایک تمہارے لیے بھی منگوا لیتی ہوں۔کل ہی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو مجھے نئی گاڑی جلد از جلد چاہیئے تھی اسی لیے ابھی آرڈر کر رہی ہوں۔"وہ بول رہی تھی کہ آیت نے ایک بار پھر اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔صدمہ بڑھا تھا۔

"رہنے دو۔تمہارے لیے بھی منگوا لیتی ہوں۔۔۔ہونہہ۔۔۔آرڈر تو ایسے کی ہے جیسے کوئی برگر یا پیزا آرڈر کیا ہو۔اتنی مہنگی کروڑوں کی گاڑی۔۔۔۔"آیت تو صدمے سے باہر نہ آتی اگر سر نے ان کو مخاطب نہ کیا ہوتا۔وہ بمشکل اپنا صدمہ ایک طرف ڈالتی سامنے دیکھنے لگی۔پھر دونوں لیکچر میں مصروف ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

وقت کا کام تھا گزرنا اور وہ گزر رہا تھا۔اتوار کا دن تھا۔رابیل ابھی ناشتہ کر کے کمرے میں آئی ہی تھی کہ آیت کی کال آئی۔جو کہ رابیل نے فوراً اٹھالی۔

"رابیل تم تیار رہو میں تمہارے گھر آرہی ہوں آدھے گھنٹے میں پھر ہم نے کہیں جانا ہے۔"آیت جلدی میں لگ رہی تھی تبھی چھوٹتے ہی شروع ہو گئی تھی۔

"کہاں جانا ہے بتاؤ تو صحیح۔"رابیل اس کی جلد بازی پر تھوڑی حیران بھی ہوئی تھی۔

"تم زیادہ سوال کرنے کی بجائے تیار رہو میں بس آرہی ہوں۔مل کے بتادوں گی کہاں جانا ہے۔"آیت نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی جبکہ رابیل ہیلو ہیلو کہتی رہ گئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آیت اس کے گھر کے باہر اور بر سے اتری تھی۔رابیل کو وہ پہلے ہی باہر آنے کا بول چکی تھی اسی لیے رابیل باہر ہی گاڑی کے پاس کھڑی تھی۔

"جلدی بیٹھو ٹائم بہت کم ہے۔"آیت گاڑی میں بیٹھتی اسے بھی بیٹھنے کا حکم دے رہی تھی۔

"چلنا کہاں ہے بتاؤ گی تبھی تو جا سکیں گے ناں۔"رابیل گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولی۔

"میں تمہیں راستہ بتاتی ہوں تم بس گاڑی چلاؤ۔۔۔۔جلدی کرو زیادہ سوال نہ کرو۔"وہ اسے چپ کرواتی راستہ بتانے لگی۔

تقریباً پچیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ ایک بلڈنگ کے باہر کھڑے تھے اور رابیل کو یہ جگہ یاد کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ وہی بلڈنگ تھی جہاں واجد نے بولا تھا کہ ہادی کا فلیٹ اس بلڈنگ میں ہے۔اور وہ لوگ اسے پہلے ہی لنچ پر انوائیٹ کر چکے تھے مگر رابیل کا کوئی ارادہ نہ تھا۔اور یہ آیت اسے یہاں کیوں لیکر آئی تھی اسکا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا۔

باقی آئندہ انشاللہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com